رجسٹرڈ نمبر ا ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد — می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

سالانہ چندہ ۲ر | فی پرچہ ۱ر

جلد ۲ | کاکوری چہارشنبہ یکم ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۹

حسیات

(از منشی نبی الحسن علوی صاحب شمیم بی اے تحصیلدار گنر)

قتل سے انکار کرتے ہیں تو مجھ کو غم نہیں
آپ کی تلوار چلتی ہے پہ میرا دم نہیں
میری بربادی سے تیرے حوصلے مٹ جائینگے
دیکھ اے سیل حوادث اک جگہ پہ جم نہیں
آپ ہی کو دیکھتے ہیں اپنی صورت دیکھ کر
اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم نہیں
اپنی خودداری سے مجھ کو ضبط کی عادت پڑی
غیر کے ہنسنے کے قابل میری شکل غم نہیں
تھک کے بیٹھا ہے شمیم ازار منزل سے قریب
نارسائی کا گلہ ہے کوشش پیہم نہیں

بارگاہِ ناز

(از منشی قادری احمد محسن علوی صاحب)

تو اقلیم جمال کی واحد فرمانروا۔ حسن و جمال کی مجسمہ عشوہ و رعنائی کی زندہ تصویر ہے سحر طرازیاں۔ عشق آفرینیاں اور معصوم غمازیاں تجھ کو چمنستان حسن کا نایاب عطیہ بنانے میں کامیاب ہوئیں ——!!

جب سمندر کا راگ اس کی پُرشور لہروں کو خاموشی کا ساز سنا کر مسحور کر دیتا ہے اور ساحلی ہوائیں لحن داؤدی سے متاثر ہو کر ساکت ہو جاتی اور جب سمندر کی روانی بھی وحدانیت کی قائل ہو جاتی ہے۔ اس وقت تیری سحر بیانی اور شیریں کلامی سمندر کی مترنم موجوں سے زیادہ قیامت خیز ہوتی ہے !؟

شب کا نصف سے زیادہ حصہ گذر جانے کے بعد جب ملکہ شب اپنے پری پیکر خواصوں کے حلقہ میں فضائے آسمانی پر ماہتاب کی شکل میں بے نقاب ہوتی ہے اور سطح سمندر پر اپنے محیط عکس سے مادرانہ شفقت کے ربط پر خوشی و سکوت کا راگ الاپتی ہے اور جب معصوم شیرخوار کے مانند پرسکون سمندر پر

ہو خواب راحت طاری ہوتا ہے ——!!

اسوقت موسم گرما کے خوشگوار اور پُر فضا تموج میں سمندر کی روح تیری مقدس بارگاہ پر جبیں سائی کی آرزو مند ہوتی ہے !؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد | کاکوری اخبار | نمبر

حقائق

(از شیخ مصلح الدین احمد صاحب اثیر)

۱- دنیا حقیقتاً جنت ہے اگر انسان کا نفس امارہ ہو یا مطمئنہ لوامگی نفس کی انسان کا خون چوسنے کے لئے اور طرح طرح کے عذابات و عقوبات میں مبتلا رکھنے کے لئے کسی طرح دوزخ اور اس کے خوفناک اژدہوں سے کم نہیں، وہی مثل ہے کہ منجدھار میں سمندر کے تلاطم کے حوالہ ہے اور اس کی طاقت مسلوب ہے۔

۲- روح ایک امر رقی ہے اور قدیم۔ اسکو جسم خاکی سے جو حادث ہے۔ کیا واسطہ؟ اسلیئے روح و جسم کا اتصال کسی طرح آرام دہ نہیں ہو سکتا۔ آرام تو جب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ یہ ہر دو اضداد اپنے اپنے مرجع سے جا ملیں، بس اسی کا نام جنت ہے جو اپنے حصول کے اعتبار سے مختلف مدارج پر منقسم ہے، جس شخص کو جس قدر اعلٰے اتصال اپنے مرجع اصلی سے حاصل ہے وہ اسی قدر اعلٰے مدارج پر فائز ہے اور جو شخص جس قدر دور اپنے مرجع سے پڑا ہوا ہے وہ اسی قدر اسفل طبقۂ دوزخ سے واصل ہے۔

۳- جنت کا حصول محض خدا کی دین ہے نماز و روزہ حج و زکوٰۃ تمام ارکان دین وہاں بے مصرف ہیں۔ اس کا یہ مقصد نہیں کہ نماز روزہ وغیرہ جو فرائض اسلام نے عائد کئے ہیں محض بے فائدہ ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسپر بھروسہ کر لینا فضول ہے، کیونکہ محض نماز پڑھ لینا یا روزہ رکھ لینا ہی ہماری بخشائش کا ضامن نہیں، یعنے فقط ادائے فریضہ نماز استحقاق جنت پیدا نہیں کرتی بلکہ حصول جنت منحصر ہے فضل پر اور فضل جس پر جس وقت چاہے ہو جائے، نہیں! بلکہ ہر دم ہر شخص کے شامل حال ہے، ایک فاسق بھی اس سے اسی قدر مستفید ہے جتنا کہ ایک عابد، جس طرح کہ آفتاب گھورے پر بھی ویسے ہی چمکتا ہے جیسے گلشن پر، اس کی تابش سے کوئی جگہ عاری نہیں۔

اب رہا فائدہ وہ استعداد پر موقوف ہے، اگر گھورے میں اسقدر صلاحیت یعنے زرخیزی موجود ہے کہ وہاں گلشن پیدا ہو سکتا ہے تو بیشک گلشن وہاں پیدا ہو کر رہے گا اور اگر گلشن سے طاقت نمو زائل ہو چکی ہے تو وہاں بھی خشک ہو کر خس و خاشاک کا ڈھیر ہو جائے گا۔

مطلب یہ ہے کہ نماز روزہ وغیرہ عبادات الٰہی حضرت شارع نے استعداد درست کرنے کے لئے وضع فرمائے ہیں لیکن اگر کوئی شخص محض فریب نفس میں مبتلا ہو کر ان پر بھروسہ کر بیٹھے اور محض ان کے ظاہری ارکان کو پورا کر کے مطمئن ہو جائے اور ان کے قرار واقعی فوائد سے محروم ہو جائے تو اس کا الزام شریعت پر عائد نہیں ہوتا، اس واسطے کہ نماز ہی ادا نہیں کی گئی بلکہ محض بار ٹالا گیا یا یوں کہنا چاہیئے کہ نماز پڑھنے والے کی نقل کی گئی، نماز تو جب ہی نماز کہی جا سکتی ہے جبکہ اس سے وہی فوائد حاصل ہوں جو صحیح معنوں میں ایک سچے نمازی کو ہوا کرتے ہیں، دیکھو، حدیث صریح "الصلوٰۃ معراج المومنین" اپنے دامن میں ہمارے لئے کیا تحفے کر آئی ہے، اب یہ ہماری محرومی شومی قسمت نہیں تو کیا ہے۔

اے وہ نادان انسان!! جو صبح سے شام تک اور شام سے لیکر صبح تک سجدوں میں بیٹھ کر مصلے گھسے ڈالتا ہے تو محض دھوکے میں مبتلا ہے، تجھے کیا معلوم کہ نماز کسے کہتے ہیں اور اس کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ ع۔

ذوق ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی

سن، ادھر آ، نماز تو بیشک یہی ہے کہ جس کو ادا کرنے کی کوشش تو کر رہا ہے، مگر آہ تو نماز سے کوسوں دور ہے،

نماز کے صرف یہی معنے نہیں ہیں کہ تو ہاتھ باندھکر جاے نماز پر اگر کھڑا ہو جاے، اور اُلٹی سیدھی سقرہ ٹکریں مار کر الگ ہو جاے بلکہ نماز نام اُس رجوع الی الحقیقت کا ہے جو ایک سرتاسر عابد اپنے معبود یا ایک عاشق برشتہ دل اپنے معشوق کی طرف سے ایک پُرکیف سوز و گداز کے ساتھ اپنے دامن دل میں جاگزیں پاتا ہے یہاں تک کہ وہی سوز و گداز اُسکے وجود کو اسکی ہستی فانی کو اسکی ہمہ ہمی کو گویا یوں سمجھ کہ اسکی خواہشات کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالتا ہے اور اُس کی روح مجرد کو اُس کے قلب مجلا کو اُس کے نفس مصفا کو ہر لحظہ اپنے معبود کی یاد میں ہمہ تن مستغرق رکھتا ہے اور اُسکا وہ استغراق محض استغراق ہی نہیں ہوتا بلکہ اُس استغراق کی گود میں اُسکے لیے مشاہدہ معبود بھی دم نقد موجود رہتا ہے اور وہ اُسپر خوشی کی فضا میں پرواز کرتا ہے۔

جس طرح کہ ایک غواص جب غوطہ لگا کر تہ تک پہونچتا ہے تو وہ بیش بہا و آبدار موتی لیئے ہوئے سر باہر نکالتا ہے اسی طرح ایک غواص بحر نماز اپنے معبود کے مشاہدہ کو آغوش روح میں لیئے ہوئے شاد کام و بامراد اُس مستی نماز سے سر اُٹھاتا ہے اور یہی نادر و بے بہا موتی مشاہدہ معبود کا دراصل اسکا نقد حال ہے، اُسکی نماز کی حقیقت ہے اور "الصّلوٰۃ معراج المومنین" کے مژدہ جاں بخش کا عطر بلکہ اُس عطر کی بھی روح ہے۔

اے فریب خوردہ انسان!! کاش کہ تیرا ایک قدم بھی ادھر بڑھ جاتا اور حقیقت کما ہی تجھ پر آشکارا ہو جاتی اور تو سمجھتا کہ

امتیاز نور و ظلمت کچھ نہیں
اعتبار نقش و معنے ہے بلا

نقوش

حاجیوں کو مژدہ:۔ صوبہ متحدہ کی حج کمیٹی کے سرگرم عمل اور پبلک کے ہمدرد سکریٹری خان بہادر سید عین الدین بی اے۔ ایم بی ای کی کوشش اور توجہ سے ایک کتاب موسومہ "مناسک حج" شائع ہوئی ہے۔ جسکو ہمارے قصبہ کے نامور و سحر طراز ادیب الحاج منشی امیر احمد علوی صاحب بی اے پنشنر ڈپٹی کلکٹر نے عام فہم اردو میں مرتب کیا ہے۔ کتاب میں حاجیوں کے لیئے پورا مواد موجود ہے حج کے پورے ارکان کی تصریح ہے، اور چھوٹی بڑی جملہ معلومات ہیں۔ اس رسالہ کو بالاستیعاب پڑھنے کے بعد عازمان حج کو اس سفر سعادت کیلئے پوری اطلاعات حاصل ہو سکتی ہیں۔ فاضل مصنف نے پوری کوشش سے وہ تمام باتیں اس کتاب میں جمع کر دی ہیں جنکا ایک حاجی کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اپنے دو مرتبہ کے تجربات بھی بتلا دیے ہیں جس سے عازمان حج کو کافی نفع حاصل ہوگا۔ نقشہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تمام راستے خشکی و تری کے واضح طور پر ظاہر کرنے کے علاوہ ہر راستہ کے متعلق جتنے اور جو معلومات بھی بہم پہونچائے ہیں۔ پورے سفر کے مصارف کی تفصیل ہر ہر بندرگاہ سے علحدہ علحدہ خشکی و تری دونوں صورتوں میں۔ جہاز پر کھانے کی تفصیل ہر ہر مقام کے لیے اسلوف کی سوندنیت وغیرہ وغیرہ ظاہر کر دی گئی ہیں۔ اور یہ کہنا بیجا نہوگا کہ دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔

مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علاوہ نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ کے متعلق بھی کم و بیش اطلاعات درج ہیں۔

صوبہ کی حج کمیٹی نے یہ بڑا مفید کام انجام دیا ہے۔ خداوند تعالیٰ مصنف کتاب اور سکریٹری صاحب پراونشیل حج کمیٹی اور کپتان نواب جمشید علی خاں صاحب کو جو بحیثیت پریسیڈنٹ حج کمیٹی صوبہ متحدہ کو اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

کتاب ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے تقریباً ۱۴۰ صفحات پر معہ ضمیمہ جات کے شائع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی صاف ہے۔ دس آنے مع فی جلد قیمت میں، سکریٹری، پراونشیل حج کمیٹی، صوبہ متحدہ، لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

پرستار محبت

(از مولوی حسن بن ضیاء صاحب علوی کاکوروی)

(بسلسلہ گذشتہ)

اور آنسوؤں کی دو نہریں اُس کی آنکھوں سے جاری تھیں۔ اُس کے سامنے اُسکی بیوی کھڑی تھی اور اپنی طرف بلا رہی تھی اور گویا یہ کہہ رہی تھی کہ کیا تم نے مجھے اتنی جلد بھلا دیا۔ اب حامد کو تاب نہ تھی وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا اور اپنے بچوں کو لپٹا لیا اور اُن لوگوں سے کہا "میں اس حال میں خوش ہوں، شادی کر کے چار دن کے بجائے دو دن میں ختم ہو جاؤں گا۔ یہ کبھی نہ ہوگا میرا دل ایک تھا وہ صابرہ کے مرنے کے بعد خون ہو کر بہہ گیا۔ کسی کے دو دل نہیں ہوتے مجھے آپ لوگ معاف کریں" آخر جب اُنھوں نے دیکھا کہ اُنکی تقریر کا حامد پر کچھ اثر نہیں ہوا اور اس کی حالت خراب ہو رہی ہے تو وہ یہ کہہ کر "ہم تمہارے ہی بھلے کے لئے کہتے تھے جب تمھیں منظور نہیں ہے تو ہم کیوں چاہنے لگے" چلے گئے۔

(۲)

گاؤں میں ایک سال بہت زور کی بارش ہوئی۔ بیچارے حامد کی چراگاہ بھی خراب گئی اور بہت سی گائیں مر گئیں۔ صرف ایک گائے بچ گئی۔ حامد نے سوچا کہ اسے بیچ ڈالا جائے تو گذارہ ہو مگر حمیدہ کو اس گائے سے محبت تھی وہ یہ سُنکر رونے لگی۔ وہ ہر روز اُس کا دودھ اپنے ہاتھ سے دوہتی تھی۔ یہ گائے بھی کو پہچانتی تھی۔ اتفاق دیکھئے رات کو گائے بھلی چنگی تھی مگر صبح کو مردہ پڑی ہوئی ملی۔ حامد کا عجب حال تھا صدمہ پر صدمہ اٹھا رہا تھا۔ مگر مستقل مزاجی کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ حامد نے پہلے گائے کی تربت دیکھا پھر نعیم کی طرف دیکھا اور سرد آہ بھر کر کہا "اب تنہا نعیم دودھ کو بھی ترسے گا" حمیدہ نے نعیم کو لپٹا لیا اور رونے لگی۔ حامد بھی اپنے آنسوؤں کو بہ تیزی سے اپنے کُرتے کے دامن سے پونچھ رہا تھا۔

دوسرے دن حمیدہ نے بھولے پن سے کہا "اگر ہم لوگ کہیں اور چلکر محنت مزدوری کریں تو ننھے کی پرورش ہونا آسان ہے" حامد نے یہ سُن کر حسرت بھرے لہجے میں کہا "بیٹی اکیس سال ہوئے تمھاری ماں یہاں دولھن بن کر داخل ہوئی تھیں اور اب یہیں تنہا سو رہی ہیں۔ بھلا انھیں ہم جیتے جی کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔" پھر اُس نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر خدا سے دعا کی:—

"اے خدا میرے حال پر رحم کر مجھے اور ان بچوں کو وہاں پہنچا دے جہاں صابرہ آرام کر رہی ہے۔ میں نے سب کچھ برداشت کیا لیکن اب ان بچوں کی مصیبت نہیں دیکھ سکتا ہوں۔ ہمسایوں سے مدد کی بھی امید نہیں ہے کیونکہ وہ شادی کی رائے دیتے تھے اور میں نے انکار کر دیا وہ خفا ہیں اور اگر مدد بھی دیں تو میں پسند نہ کروں گا۔ اور اگر شادی کرتا ہوں تو یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ میں سب کچھ برداشت کرتا رہا مگر یہ نہیں برداشت کر سکتا کہ اس جھونپڑے میں جہاں میرے دل کی مالک صابرہ دُلھن بنکر داخل ہوئی تھی اب اُسکی جگہ پر کوئی دوسری عورت اُسی حالت میں آوے۔ اسکے علاوہ اگر یہ بھی برداشت کر لوں تو اُس عورت کو دھوکا دوں گا۔ کیونکہ میرے پاس اب دوسرا دل نہیں ہے ایک دل تھا وہ پیاری صابرہ کے بعد ختم ہو گیا! یہ کبھی نہیں ہو سکتا"

شام کو حامد، حمیدہ و نعیم کو لے کر قبرستان گیا اور صابرہ کی قبر پر بیٹھ کر دعا مانگتا رہا اور پھر رات کو واپس لوٹا۔

(۳)

رات کو وہ سو گئے تھے۔ زمین کا فرش تھا جس پر گھاس بچھی تھی۔ ایک طرف غریب خستہ حامد سو رہا تھا اور دوسری طرف حمیدہ نعیم کو لپٹائے سو رہی تھی۔ آدھی رات کو سیلاب آیا اور بہت زور کا آیا۔ بجلی چمکی اور اسکی روشنی میں اُنکے جھونپڑے میں تھوڑی دیر کے لیے روشنی ہو گئی اور پھر تاریکی ہی تاریکی تھی۔

نعیم حمیدہ کے سینے پر گلے میں بانہیں ڈالے سو رہا تھا۔

وطن کی خبریں

نوٹ :- اعزہ و احباب اور سب اہل وطن سے جو باہر ہیں عموماً وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں روز ملاحظہ دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ اڈیٹر

موسم :- اس عشرہ میں بارش کا سلسلہ وقفہ وقفہ سے برابر جاری رہا اس وقت تک تقریباً ۲۵ انچ بارش ہو چکی ہے۔ فضا میں بادل برابر پھرتے رہتے ہیں مزید پانی برسنے کی اُمید ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بارش بڑے موقع موقع سے ہو رہی ہے جو زراعت کے لئے مفید ہوگی۔ ابھی مزید بارش کی ضرورت ہے۔ ۲۹ کو دن میں بہت تیز بارش ہوئی۔ ہوا میں کچھ خنکی بھی محسوس ہوتی ہے۔ ۲۹ و ۳۰ کی درمیانی شب میں بھی زور کا پانی گرا۔

آب و ہوا :- ملیریا بخار اور پھنسیوں کی شکایات ابھی سُنی جاتی ہیں۔

ولادت :- (۱) شیخ شوکت علی عباسی (احاطہ غلام جیلانی) کے یہاں ۲۰ اگست ۳۶ء کو قبل دوپہر کے بمقام لکھنؤ مشن اسپتال میں فرزند تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود کی عمر دراز کرے اور صاحب اقبال ہو۔ ہم شیخ شاکر علی صاحب عباسی کو پوتے اور حاجی میر احمد علوی صاحب کو نواسے کی مبارکباد دیتے ہیں۔

(۲) ۱۳ اگست ۳۶ء بوقت صبح بابو جگدیش نرائن (محلہ کائستھان) کے یہاں لڑکی تولد ہوئی۔ خداوند کریم مبارک فرمائے اور بچی کی عمر دراز اور نصیبہ بلند ہو۔ زچہ کو پہلے سے ٹیفائڈ بخار بہت تیز آ رہا تھا۔ ولادت کے بعد حکیم اور ڈاکٹر نے مادی بخار آنا تجویز کیا۔ کئی دن تک ڈاکٹری علاج سے جب فائدہ نہ ہوا تو دیدی کا علاج شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

کامیابی امتحان :- (۱) قاضی فاروق حسن ایم۔ اے نے جو اس سال امتحان ایل ایل (فائنل) میں شریک ہوئے تھے اور کامیاب طلبہ کی گذشتہ فہرست میں نام نہ تھا۔ اپنے پرچوں کی دوبارہ جانچ کے لئے درخواست دی تھی گذشتہ ہفتہ کے گزٹ میں اُن کے درجہ دوم میں کامیاب ہونے کا اعلان ہوا ہے۔ ہم فاروق حسن صاحب کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

(۲) آنسہ تزئین فاطمہ (صبیہ بیگم حبیب اللہ صاحبہ ایم۔ ایل اے) نے کیمبرج کا امتحان "ہائی سکول سرٹیفکیٹ" اول درجہ میں پاس کیا ہے۔ ہم تزئین سلمہا اور انکے والدین و دیگر اعزہ کو اس شاندار کامیابی پر دلی تہنیت پیش کرتے ہیں۔

صحت و سکون :- (۱) جناب مولانا شاہ تقی حیدر قلندر کو ابھی ضعف ہے۔ ویدک دوا سے خشکی بہت ہو گئی ہے جس کے لئے حکیم صاحب نے نسخہ میں رعایت کر دی ہے اور عرقیات بھی استعمال کرا رہے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اسہال کی کوئی شکایت اب نہیں ہے۔

(۲) قاضی استفار علی خاں صاحب بی اے کا مزاج بدستور ہے اس طرف کوئی خاص ترقی صحت میں نہیں ہوئی بلکہ کچھ اضمحلال طبیعت میں رہا جو غالباً موسمی اثر کا سبب معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر معالج نے مقویات کے استعمال کے ساتھ کچھ چلنے پھرنے کی بھی ہدایت کی ہے۔

(۳) صبیہ شاہ فصاحت علی (بیگم حبیب الرحمن قدوائی) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ سہالی میں علاج سے اُن کو نفع ہوا اور بفضلہ اب طبیعت چاق ہے۔ بڑے گاؤں اپنی سسرال گئی ہیں۔

(۴) بیوہ قاضی احترام علی خاں صاحب مرحوم کو پھنسیوں سے اب سکون ہے اور لکھنؤ سے واپس آ گئی ہیں۔

(۵) محمد عظیم سلمہ (گڑھی) کا پھوڑا بفضلہ اچھا ہو گیا ہے۔

(۶) یہ سُن کر بڑی خوشی ہوئی کہ منشی ترکی علی علوی (ترکچہ ٹیلہ) کے پیر کے زخم اب بالکل اچھے ہو گئے ہیں اور ڈاکٹر حکیم احمد علوی صاحب نے گورکھپور جہاں وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جانے کی اجازت دیدی ہے۔

(۷) بیگم حاجی مولوی محمد حسن علوی (شیخ سعدی محلہ) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ چوٹ کی وجہ سے جو درد سینہ پر تھا اُس میں اب سکون ہے۔

علالتیں:- (۱) مولوی احمد حسن علوی بی اے (شیخ سعدی محلہ) کی دیرینہ شکایات گلے کی پھر آج کل باعث تکلیف ہے۔ میڈیکل کالج لکھنؤ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپریشن تجویز کیا تھا جس کو مریض کی کمزوری دیکھتے ہوئے منظور نہیں کیا گیا۔ اب بجلی کا علاج تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس طریقۂ علاج سے مولوی احمد حسن کو صحت عطا فرمائے اور یہ مرض بالکل دفع ہو۔

(۲) معلوم ہوا کہ منشی عبد الکریم بی اے (اُجیالی سرائے) کو جو عرصہ سے دماغی امراض میں مبتلا ہیں وہی دوا استعمال کرائی جا رہی ہے جس سے جناب حافظ شاہ اکرام علی قلندر کی شکایات میں فائدہ ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ ان کو بھی اس دوا سے فائدہ پہونچائے اور شکایات دفع ہوں کہ ضعیف والدین کو اطمینان قلبی نصیب ہو۔

(۳) میر امان علی صاحب (ولی نگر) کا نواسہ جو ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہو گیا تھا اور اُس کے رو بصحت ہونے کی اطلاع ملی تھی معلوم ہوا ہے کہ پھر بیٹھ گیا اور بخار آنے لگا ہے۔ خداوند کریم بچہ کو جلد تندرست فرمائے۔

(۴) بیوہ مولوی احسان الدین خاں صاحب مرحوم کو برساتی پھنسیوں سے تکلیف ہے۔ جراح کے یہاں کا مرہم لگایا جا رہا ہے۔ خداوند کریم موصوفہ کی تکلیف کو جلد دفع فرمائے۔

(۵) بیوہ شیخ اشتاق علی عباسی مرحوم (برگدتلہ) کے پیٹھ میں بڑی بڑی پھنسیاں اور تقریباً تمام جسم میں مہین مہین پھنسیاں بکثرت نکل آئی ہیں جن کی وجہ سے اُن کو تکلیف ہے۔ دوائیں لگائی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔

متفرقات:- (۱) ۱۵ راگست ۳۲ء کو کانگریس کا ایک جلسہ منشی محمود علی صاحب مرحوم کی کوٹھی میں منشی احترام علی علوی صاحب (۲) سپیشل مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوا جس میں قصبہ اور قریب کے مواضعات کے تقریباً تین سو کاشتکار و عوام نے شرکت کی۔ سنا گیا ہے کہ بڑی جوشیلی تقریریں ہوئیں (باقی آئندہ)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۲۴

بعدالت جناب منشی عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل کنڈہ۔ ضلع پرتاب گڈھ

لے بجرنگ بہادر سنگھ تعلقدار ساکن بھدری پرگنہ بہار مدعی

بنام
بہادر سنگھ ولد شیو داس سنگھ و
بھگوتی سنگھ ولد رجپال سنگھ و
درگا دین و کشن لال پسران بھگوا دین کلوار

ساکن بچھور پرگنہ بہار تحصیل کنڈہ ضلع پرتابگڈھ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ر ماہ ستمبر ۳۲ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کو دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوے کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ر ماہ اگست ۳۲ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
بخط انگریزی

مہر عدالت

ریاض ہند پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال والی) کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا۔